اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ: الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام مینیجر روزنامہ الفضل ہو

قیمت سالانہ بیرون ہند ۱۸

شرح چندہ
سالانہ ۱۵
ششماہی ۸
سہ ماہی ۴
ماہانہ ۱

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۴	مورخہ ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ	یوم چہارشنبہ	مطابق ۱۵ جولائی ۱۹۳۶ء	نمبر ۱۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ جولائی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کو آشوب چشم کی وجہ سے تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

دیگر افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

آج صبح کی ٹرین سے صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب بی اے دھرمسالہ تشریف لے گئے۔

ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب موگا پاکپتن سے واپس آ گئے ہیں۔

کل محمد حسین صاحب ٹیلر محلہ دار الرحمت قادیان کی لڑکی بعمر ۱۵ سال لمبی بیماری کے بعد فوت ہو گئی مرحومہ کو قریب کے قدیم قبرستان میں دفن کیا گیا۔ کسی احراری نے مزاحمت نہ کی۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

واعظین کو اصلاحِ نفس کا خیال سب سے زیادہ رکھنا چاہیئے

"یاد رکھو۔ کہ مذہب صرف قیل و قال کا نام نہیں۔ بلکہ جب تک عملی حالت نہ ہو۔ کچھ نہیں۔ خدا اس کو پسند نہیں کرتا جس قدر بزرگ اسلام میں۔ یا ہندوؤں میں اوتار وغیرہ گزرے ہیں۔ ان کے حالات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے عمل سے اُن سچائیوں کو جن کا وہ وعظ کرتے تھے ثابت کر دکھایا ہے۔ قرآن شریف میں بھی یہی تعلیم ہے۔ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے اپنے آپ کو درست کرو۔ جس شخص کے اندر خود روشنی اور نور نہیں ہے۔ وہ اگر زبان سے کام لے گا۔ تو وہ مذہب کو بچوں کا کھیل بنا دے گا۔ اور حقیقت میں ایسے ہی مصلحوں سے ملک کو نقصان پہونچا ہے۔ ان کی زبان پر تو منطق اور فلسفہ جاری رہتا ہے۔ مگر اندر خالی ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ میں نہایت خیر خواہی سے کہہ رہا ہوں۔ خواہ کوئی میری باتوں کو نیک ظنی سے سُنے یا بد ظنی سے۔ مگر میں کہوں گا کہ جو شخص مصلح بننا چاہتا ہے۔ اسے چاہیئے کہ پہلے خود روشن ہو۔ اور اپنی اصلاح کرے۔ دیکھو۔ یہ سورج جو روشن ہے پہلے اُس نے خود روشنی حاصل کی ہے میں یقیناً سمجھتا ہوں۔ کہ ہر ایک قوم کے معلم نے یہی تعلیم دی ہے لیکن اب دوسرے پر لاٹھی مارنا آسان ہے۔ لیکن اپنی قربانی دینا مشکل ہو گیا ہے۔ پس جو چاہتا ہے۔ کہ قوم کی اصلاح کرے۔ اور خیر خواہی کرے وہ اس کو اپنی اصلاح سے شروع کرے۔ قدیم زمانہ کے رشی اور اوتار جنگلوں اور بنوں میں جا کر اپنی اصلاح کیوں کرتے تھے۔ وہ آج کل کے لیکچراروں کی طرح زبان نہ کھولتے تھے۔ جب تک خود عمل نہ کر لیتے تھے۔ یہی خدا تعالیٰ کے قرب اور محبت کی راہ ہے۔ جو شخص دل میں کچھ نہیں رکھتا۔ اس کا بیان کرنا پرنالہ کے پانی کی طرح ہے۔ جو جھگڑے پیدا کرتا ہے۔ اور جو نورِ معرفت اور عمل سے بھر کر بولتا ہے۔ وہ بارش کی طرح ہے۔ جو رحمت سمجھی جاتی ہے" (الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۴ء)

میاں سر فضل حسین صاحب کی وفات پر قادیان میں اظہار غم و افسوس

گورداسپور ڈسٹرکٹ نیشنل لیگ قادیان کی مجلس عاملہ نے اپنے غیر معمولی اجلاس منعقدہ ۱۳ جولائی میں حسب ذیل قرار داد پاس کی۔

گورداسپور ڈسٹرکٹ نیشنل لیگ قادیان کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس آنریبل میاں سر فضل حسین صاحب کی وفات پر دلی رنج والم کا اظہار کرتا ہے۔ اور اسے بہت بڑا قومی نقصان یقین کرتا ہے۔ نیز بیگم سر فضل حسین مرحوم کے صاحبزادہ میاں نسیم حسین صاحب پی۔ سی ایس اور مرحوم کے خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ اس صدمہ میں دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے

(جنرل سیکرٹری)

۱۱ جولائی۔ میاں سر فضل حسین صاحب وزیر تعلیم کی وفات پر ہمدردی کے تار ان کے صاحبزادہ میاں نسیم حسین صاحب اور انسپکٹر صاحب مدارس لاہور ڈویژن کو بھیجے گئے۔ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں چھٹی کر دی گئی ؛

رپورٹوں کے متعلق ضروری اعلان

دیکھا جاتا ہے۔ کہ بعض جماعتیں بڑی دھوم دھام سے جلسے کرتی ہیں۔ یا مباحثے کراتی ہیں۔ یا بعض احباب بڑے اخلاص سے تبلیغی کام کرتے ہیں۔ لیکن ایسے دوست مرکز کو رپورٹ ارسال کرنے میں کوتاہی سے کام لیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جماعت کا کام پورے طور پر مرکز کے سامنے نہیں آتا۔ جہاں تک واقعہ کا تعلق ہے تبلیغی کام کی رپورٹ دینا بھی ویسا ہی ضروری ہے۔ جیسا تبلیغ کرنا۔ چونکہ اس قسم کی رپورٹوں کی اشاعت کا انتظام نظارت تبلیغ کے نشر و اشاعت کے ماتحت ہے۔ اس لئے میں تمام احباب اور کارکنوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ تبلیغی کام اور جلسوں کی رپورٹ جلد از جلد مرتب کر کے ارسال فرمایا کریں۔ انہیں مناسب طور پر شائع کرنے کا بھی انتظام ہوتا رہے گا انشاء اللہ مخلص احباب سے عرض ہے۔ کہ جماعت کے فائدہ کی نیت سے تبلیغی کام کی رپورٹ مرکز میں پہنچانا ریاء میں داخل نہیں ہے۔ بلکہ ایک دینی ضرورت کو پورا کرنا ہے۔

(خاکسار مہتمم نشر و اشاعت قادیان)

جماعت ہائے ضلع گورداسپور میں انصار اللہ کی تنظیم

ملک محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل مندرجہ ذیل احمدی جماعتوں کے دورہ پر روانہ ہوتے ہیں۔ آپ علی الترتیب ان مقامات پر جائیں گے۔ اور خاص طور پر انصار اللہ کی تنظیم کریں گے۔ تمام احباب کا فرض ہے کہ پورے طور پر ان سے تعاون کریں (مہتمم تبلیغ ضلع گورداسپور) بٹالہ۔ دھرم کوٹ بگہ۔ تعلو لال سنگھ۔ دنجواں۔ خان فتح۔ بھاگو وال۔ وڈالہ بانگر۔ اٹھوال۔ شاہ پور ڈنگار۔ ماچھیاں۔ ڈیرہ بابا نانک۔ بچھوکی۔ دھرم کوٹ رندھاوا۔ فتح گڑھ چوڑیاں۔ لودی ننگل۔ تیجہ کلاں۔ لنگر وال۔ پارو وال۔ سار چور۔ گلانوالی۔ دیال گڑھ۔ وزیر چک۔ ہرسیاں۔ بھیل چک۔ ننھ غلام نبی۔ فیض اللہ چک ؛

درخواست ہائے دعا

(۱) بابو محمد عبد اللہ صاحب [illegible] اربعہ قادیان قریبًا ایک ماہ سے بعارضہ بندش پیشاب و بخار سخت بیمار ہیں۔ اب چند دنوں سے ان کی بیماری نے تشویشناک صورت اختیار کر لی ہے۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے ؛ (خاکسار رفیقی محمد الدین منیجر بہشتی مقبرہ) (۲) مولوی عبد اللہ صاحب مالا باری مبلغ مالا بار سیلون آجکل جوڑوں کے درد سے بیمار ہیں احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ مولوی صاحب موصوف سلسلہ کے مفید اور مخلص کارکن ہیں (ناظر دعوۃ و تبلیغ) (۳) خاکسار کے والد صاحب قریبًا ۵ سال سے بعارضہ بندش پیشاب بیمار ہیں احباب دعائے صحت کریں (خاکسار عبد الغفور خان۔ قادیان)

قادیان میں عربی قواعد و نحو کی تعلیم

تجویز ہے کہ قادیان میں اگست ستمبر میں ایک کلاس کھولی جائے۔ جس میں قواعد صرف و نحو اور عربی بول چال کی مشق کرائی جائے۔ اور صرف و نحو کے موٹے موٹے قواعد قرآن شریف کی آیات پر چسپاں کر کے سمجھائے جائیں۔ تاکہ ایسا طبقہ خواہ وہ انگریزی خواں ہے یا نہیں۔ جو کہ عربی قواعد صرف و نحو سے واقف ہونا چاہتا ہے۔ موٹے موٹے قواعد سے واقف ہو جائے۔ تعلیم صرف ایک۔ یا ڈیڑھ گھنٹہ روزانہ ہوگی اور ایک یا ڈیڑھ ماہ تک جاری رہے گی۔ مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری مبلغ سلسلہ نے اس کلاس میں تعلیم دینا منظور کر لیا ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواست نظارت تعلیم و تربیت میں بھجوا دیں۔ فی الحال فیس کوئی نہیں ہوگی۔ پڑھائی ۱۵ اگست ۱۹۳۶ء سے شروع ہوگی ؛

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

نبراس المومنین با ترجمہ

یہ رسالہ سو احادیث نبویہ اور ان کے بامحاورہ ترجمہ پر مشتمل ہے۔ جو مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب جالندھری مبلغ سلسلہ نے مرتب فرمایا ہے۔ اس میں خصوصیت سے ان احادیث کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ جن کا احمدی عقائد سے تعلق ہے۔ گویا اس طرح احمدی بچے اور بچیاں ابتدا ہی سے صحیح تربیت حاصل کر سکتے ہیں۔ اس رسالہ کی قیمت ڈیڑھ آنہ علاوہ محصولڈاک ہے۔ احباب منگا کر اپنے بچوں کو ضرور پڑھائیں ؛

ملنے کا پتہ:۔ سکرٹری انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان

انگریزی میں طلبا کی تقریروں کا مقابلہ

۱۲ جولائی تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں زیر اہتمام ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے انچارج سٹوڈنٹس یونین طلباء کے درمیان سالانہ تقریری مقابلہ ہوا۔ دس طلباء نے مختلف مضامین پر انگریزی میں تقریریں کیں۔ شریف احمد اور بشارت الرحمٰن اول اور دوم رہ کر ان انعامات کے مستحق قرار پائے۔ جو صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور زین العابدین صاحب (اولڈ بوائز) کی طرف سے مقرر تھے۔ اجلاس کے صدر جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ تھے۔ اور خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ۔ جناب مولوی محمد الدین صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر اور چوہدری محمد طفیل صاحب ایم اے نے منصف کے فرائض ادا کئے ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ

میاں سر فضل حسین صاحب کی وفات
کا
جماعت احمدیہ کو حزن و غم

خدا کی شان۔ اخبار "احسان" جو اپنی کور باطنی کی وجہ سے مسلمانوں کے بہترین لیڈر اور مخلص سیاسی راہ نما میاں سر فضل حسین صاحب مرحوم کے لئے ان کے دم واپسیں تک نت نئے سامانِ اذیت مہیا کرنے میں انتہائی زور لگاتا رہا۔ جس نے ان کے آخری دم تک ان کی تحقیر کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اور جو ان کی شان میں نہایت ہی نازیبا کلمات استعمال کرتا رہا۔ آج ان کی وفات پر اظہارِ افسوس کے چند نمائشی الفاظ نہائت بھونڈے طرز سے لکھ کر یہ سمجھ بیٹھا ہے۔ کہ اس نے مسلمانانِ ہند کے اس سیاسی قائدِ اعظم کے تمام ان احسانات اور خدمات کا جن کے بار سے ہر شریف مسلمان کی گردن خم ہے۔ حق ادا کر دیا۔ اور یہ کہکر کہ "ہم صمیمِ قلب سے دُعا کرتے ہیں۔ کہ خدائے غفور الرحیم مرحوم کی لغزشوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے۔ ان کی رُوح کو جوارِ رحمت میں جگہ دے"۔ اس نے خیال کر لیا ہے کہ بدگوئی اور افترا پردازی سے کام لینے والا ایک ملازادہ جب تک یہ نہ کہدیتا۔ اس وقت تک میاں صاحب مرحوم کی آخرت نہ سنور سکتی ؛۔

یہ کارنامہ سرانجام دینے کے بعد "احسان" نے اپنا حق سمجھ لیا ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو سر فضل حسین صاحب مرحوم کا سب سے بڑا عقیدت مند ظاہر کرے اور اس کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ کو "احسان فراموش" قرار دے کر جلے دل کے پھپھولے پھوڑے۔ چنانچہ ۱۳۔ جولائی کے پرچہ میں اس نے "احسان فراموش مرزائی" کے عنوان سے لکھا ہے:۔

"یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے۔ کہ میاں سر فضل حسین مرحوم عقیدۃً امت مسلمہ کے سوادِ اعظم سے تعلق رکھنے کے باوجود فرقہ ضالہ مرزائیہ کے متعلق اس قدر حد سے زیادہ روادارانہ خیالات رکھتے تھے۔ کہ اس فرقہ کے پیروؤں کو ہر معاملہ میں مسلمانوں کا شریک و سہیم سمجھتے۔ اور انہیں اسلام کے سوادِ اعظم ہی کا ایک حصہ خیال کرتے تھے۔ بلکہ بعض معاملات میں میاں صاحب مرحوم نے اس فرقہ کے ساتھ ایسا امتیازی سلوک کیا جس سے مسلمانوں کے بہت بڑے طبقہ میں میاں صاحب کی اس روش کے خلاف زبردست ہیجان پیدا ہو گیا۔ گذشتہ چار پانچ سال سے مسلمانانِ ہند میں فرقہ مرزائیہ کی اسلام دُشمنی کے خلاف جو عام جذبۂ بیداری پیدا ہوا۔ اس کے نتائج و عواقب سے مرزائیوں کے ایک حد تک محفوظ رہنے کی ایک بہت بڑی وجہ یہ بھی تھی۔ کہ خود مسلمانوں کی بعض جلیل القدر شخصیتیں جن میں مرحوم سب سے پیش پیش تھے۔ سیاستہً مرزائیوں کو مسلمانوں سے الگ فرقہ قرار دینا مناسب خیال نہیں کرتی تھیں۔ گویا مرحوم کا وجود دورِ حاضر میں مرزائیوں کے لئے بمنزلہ سائبان تھا جس کے ظلِ عاطفت میں وہ محفوظ بیٹھے تھے۔ اب مرحوم کے انتقال پر مرزائیوں کی احسان ناشناس قوم نے جس روائتی سنگدلی کا مظاہرہ کیا ہے وُہ ان مسلمانوں کے لئے جو ان مارہائے آستین کے متعلق اپنے قلوب میں نازک جگہ رکھتے ہیں دیدہ کشا نیدہ ہے ؛۔

مرحوم کے سانحہ ارتحال سے جہاں دوست و دُشمن متفقہ طور پر ملول و مغموم نظر آئے۔ جنازہ میں مخالفین و موافقین نے دوش بدوش کھڑے ہو کر مرحوم کی شخصی عظمت کے اعتراف کا ثبوت دیا۔ حتیٰ کہ ہندو۔ سکھ اور عیسائی بھی کثیر تعداد میں شریک جنازہ ہوئے۔ وہاں مرحوم کے موردِ احسان فرقہ کے لوگ اس اجتماع سے ایسے غائب تھے۔ جیسے انہیں سانپ سونگھ گیا ہو۔

مرزائیوں کی خیرہ چشمی اور احسان فراموشی کا خاتمہ اسی پر نہیں ہو جاتا۔ بلکہ الفضل کے تازہ پرچہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ قادیان میں مرحوم کے انتقال پر کوئی خاص اظہارِ افسوس نہیں کیا گیا۔ اور نہ ان کے احسانات کے متعلق ایک لفظ تک کہا گیا۔ مرزا بشیر الدین محمود نے خطبۂ جمعہ میں میاں صاحب کے انتقال کا معمولی ذکر کر کے نہ صرف ان کے احسانات سے متعلق کچھ نہیں کہا۔ بلکہ اُلٹا اپنا احسان جتایا ہے ؛؛"

میاں صاحب مرحوم کے احمدیوں کے ساتھ جو دوستانہ تعلقات تھے۔ ان کی یاد مدت العمر ہمارے قلوب سے محو نہیں ہو سکتی اور ہم جماعت احمدیہ کے متعلق ان کے روادارانہ رویہ کے تہِ دل سے ممنون ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی وفات کا ذکر نہایت حزن و غم کے ساتھ جماعت احمدیہ کے آرگن الفضل میں کیا گیا ہے اور یہ تو بالکل پہلا موقعہ ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے احمدیت سے وابستگی نہ رکھنے والی ایک شخصیت کی وفات پر اس کے متعلق ایسی تقریر فرمائی۔ اس تقریر کو پڑھنے کے بعد نیز میاں صاحب مرحوم کے متعلق اخبار الفضل کے مضامین اور بیرونی جماعتوں کی تعزیت کی قرار دادیں دیکھنے کے بعد کوئی شریف انسان یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ جماعت احمدیہ کو میاں صاحب مرحوم کی وفات سے صدمہ نہیں ہوا۔ اور اس کی طرف سے اس کا اظہار نہیں کیا گیا۔ لیکن وُہ اخبار جس نے خود دکھاوے کے طور پر آنسو بہانے کی کوشش کی۔ اور جو جماعت احمدیہ کی مخالفت میں اندھا ہو رہا ہے۔ وہ اگر حقیقی اظہارِ رنج و افسوس کو نہ سمجھ سکے۔ یا دیدہ دانستہ اس پر اس لئے پردہ ڈالنا چاہے۔ کہ خلق و مروت۔ ہمدردی و رفیق القلبی کا سب سے بڑا مظہر وُہ سمجھا جائے تو اور بات ہے۔

چونکہ "احسان" نے انہی وجوہات کی بناء پر جماعت احمدیہ پر زبان طعن دراز کی ہے اس لئے کسی شریف اور معقول انسان کی نگاہ میں اس کی قطعاً کوئی وقعت نہیں ہو سکتی۔ لیکن انسانی ہمدردی اور اعلےٰ اخلاق کے اس مجسمہ نے میاں صاحب مرحوم کے متعلق خود جو رویہ اختیار کیا۔ اس کے متعلق ایک بالکل غیر جانبدارانہ بیان ملاحظہ ہو:

روزنامہ اخبار "ہندو" (۱۲ جولائی) لکھتا ہے۔

"میاں سر فضل حسین وزیر تعلیم طویل علالت کے بعد اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے ان کی سیاست دانی اور مدبری کے دشمن بھی مداح ہیں۔ پنجاب کی جملہ روزانہ اخبارات نے اس رنجیدہ خبر کو ماتمی طریقہ پر شائع کیا لیکن مسلمانوں کے دماغ میں تعصب نے کچھ اس قدر گھر کر رکھا ہے کہ انہیں ایسے موقعوں پر بھی پارٹی بازی کی سوجھتی ہے۔ روزنامہ احسان نے سر فضل حسین کی موت کی خبر کچھ اس طریق پر شائع کی ہے جیسے کوئی بہت معمولی واقعہ ہو۔ اور انہیں اس سے ذرہ بھر بھی رنج نہ ہو۔ کسی پارٹی یا شخصیت کے خیالات سے اختلاف ہونا علیحدہ چیز ہے۔ لیکن اس کی ذات سے تو کسی کو اختلاف نہ ہونا چاہیئے۔ کم از کم انہیں ضرور یہ خیال کر لینا چاہیئے تھا۔ کہ مسلمانوں کا سرکردہ لیڈر دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ اگر دماغ سے تھوڑا بہت بھی کام لیا ہوتا تو اس لاپرواہی سے خبر شائع نہ کی ہوتی ؛؛"

یہ ایک ایسے اخبار نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا ہے۔ جس کی "احسان" سے کوئی رنجش نہیں کوئی عداوت نہیں کہ اس نے اس رنگ میں اپنے دل کا بخار نکالا بلکہ اس نے ایک بد اخلاقی بلکہ کمینگی کو محسوس کر کے اس کے خلاف آواز بلند کی ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں "احسان"

بیرونی ممالک میں تبلیغ احمدیت کیلئے احمدی مجاہدوں کی ضرورت

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی تقریر جو انہوں نے یوم تحریک جدید کے جلسہ میں فرمائی :-

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ۝ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

تبلیغ بیرونِ ہند کی اہمیت

احباب! یہ آیات جو میں نے اس وقت آپ لوگوں کے سامنے پڑھی ہیں۔ ان کا بیرے مضمون "تبلیغ بیرون ہند" کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے۔ جو میں آخر میں اگر وقت نے اجازت دی تو بیان کرونگا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا عظیم الشان مقصد حدیث نبوی کی تصریحات کے مطابق یکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ہے یعنی صلیبی مذہب کا پاش پاش کرنا اور خنزیر طبع لوگوں کو ہلاک کرنا۔ حیوانی شہوات کا کمال خنزیر میں پایا جاتا ہے اور یقتل الخنزیر کی پیشگوئی سے مراد وہ لوگ ہیں جن میں حیوانی شہوات کا مظاہرہ اس کمال تک پہنچا ہوا ہو۔ جو خنزیر کے ساتھ مخصوص ہے۔ دانیال علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشہور و معروف پیشگوئی میں حضرت مسیح کی آمد ثانی کی اہم غرض دجال اکبر کی حیوانی حکومتوں کو نیست و نابود کرکے اس کی جگہ آسمانی بادشاہت کا قیام تبلایا گیا ہے۔ کسر صلیب اور قتل خنزیر کی پیشگوئی دانیال علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے ہم معنی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی یہ غرض و غایت ہمارے کام کی عظیم الشان وسعت کا پتہ از خود دیتی ہے۔ مجھے اس کی تفصیل میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں۔ کہ ہمیں کیا اور کتنا کام کرنا ہے۔ دنیا میں صلیبی مذہب یعنے مسیحیت کا فتنہ ہر جگہ غلبہ حاصل کر چکا ہے۔ اس کے بالمقابل ہماری جماعت کا کام بہت ہی تھوڑا ہے۔ خصوصاً بیرون ہند میں ان کا مقابلہ بہت کم ہو رہا ہے۔ ہماری تبلیغ زیادہ تر ہندوستان میں ہے جو ہمارے مقصد کے لحاظ سے ایک بہت محدود دائرہ ہے۔ صرف ہندوستان سے اس فتنہ کو مٹا دینے سے ہمیں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ ہماری کامیابی اس میں ہے کہ ہم رُوئے زمین سے اس فتنہ کو مٹا دیں اس کے زور کا قلع قمع کر دیں۔ جب تک اس کی جڑیں ہندوستان کے باہر دُنیا کے گوشہ گوشہ میں قائم ہیں۔ اس وقت تک ہمیں اس فتنہ سے نجات نہیں۔ اس کی پشت پناہ ہندوستان نہیں۔ بلکہ ممالک غربیہ ہیں انہی کے بل بوتے پر مسیحیت کی فوجوں کا سارا دارومدار ہے۔ پس اس فتنہ کا استیصال کرنا کسی محدود تبلیغ کا کام نہیں۔ بلکہ ایسی تبلیغ کا کام ہے۔ جو اسی قدر وسعت اپنے اندر رکھتی ہو جس قدر کہ یہ فتنہ وسیع ہے۔ جہاں کہیں یہ فتنہ موجود ہو۔ وہاں ہمارے مبلغین جائیں اور اس کا مقابلہ کریں۔ اور اسے وہاں سے حرف غلط کی طرح مٹا دیں۔

تمام دنیا میں پھیل جانے کی ضرورت

صرف ہندوستان میں جدوجہد جاری رکھنا۔ اور دوسرے ممالک میں جدوجہد نہ کرنا اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہندوستان سے اس فتنہ کے زور کو صرف ایک محدود عرصہ کے لئے کم کر دیا جائے۔ اور دوسرے ملکوں میں اسے قائم رہنے دیا جائے۔ جب تک اصل منبع شر جس سے تمام ممالک کی اعتقادی اور عملی حالت مسموم ہو رہی ہے۔ بند نہ کیا جائے گا۔ تب تک نہ ہم خطرہ سے مامون ہیں۔ اور نہ غیر۔ بلکہ سچ پوچھو۔ تو ہماری موجودہ جدوجہد ساری کالعدم کا حکم رکھتی ہے۔ اگر ہم فتنہ مسیحیت کا محاصرہ اسکے گہواروں میں شدت سے نہیں کر لیتے۔ مسیحیت کا فتنہ سل کے کیڑوں کی طرح ہے۔ جب تک سل کے کیڑوں کو جسم کے سارے حصوں سے ہلاک کرنے کا خاطر خواہ ہم انتظام نہیں کرتے۔ اس وقت تک سل کے مریض کو تندرست نہیں سمجھ سکتے۔ آپ دیکھتے ہیں۔ کہ یہ فتنہ صرف ہندوستان تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ تمام دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ جب تک ہم سب دنیا میں پھیل نہ جائیں۔ اور اپنے تریاقی عقائد کے بیرم سے اس کے جراثیم کو ہلاک نہ کر دینگے جہان کا جسم صحت و تندرستی کا سانس نہیں لیگا۔ اگر ہم دنیا میں نہ پھیلینگے۔ تو ہماری مثال بالکل کنوئیں کے مینڈک کی سی ہو گی۔ جس کی آواز کو بند کر دینے کیلئے صرف کنوئیں کو اوپر سے بند کر دینا کافی ہے۔ پس یہ خطرہ کوئی معمولی خطرہ نہیں۔ اور اس کا علاج ہم صرف ہندوستان میں بیٹھکر نہیں کر سکتے۔ بلکہ جہاں جہاں یہ فتنہ ہے۔ وہاں جا کر اس کے استیصال کے درپے ہمیں ہو جانا چاہیئے۔ اور اگر ہماری اس استیصالی جدوجہد میں خدانخواستہ کہیں بھی اس کی جڑ باقی رہ گئی۔ تو اس کے پھر عود کر آنے کا احتمال ہے۔

مسیحیت کے اصول کی حقیقت

جہاں تک مسیحیت کے اصول کا تعلق ہے۔ وہ نہایت بودے اور مضحکہ خیز ہیں اور اس کی ابتدا بھی نہایت ہی کمزوری کی حالت میں ہوئی۔ پولوس نامی ایک شخص اٹھا اور اس نے کہا۔ کہ تین اقنوم ہیں۔ باپ بیٹا اور رُوح القدس اور انسانی نجات کا دارومدار شریعت کی پابندی سے نہیں بلکہ صرف مسیح کی قربانی پر ایمان لانے سے ہے۔ پولوس نے جب یہ اعلان کیا۔ تو اس وقت کئی لوگ ہونگے جنہوں نے اس خیال کو حقیر سمجھا اور اس کی پروا نہ کی۔ کئی لوگوں نے ان احمقانہ خیالات پر قہقہے لگائے ہوں گے۔ اور انہوں نے پولوس سے کوئی تعرض نہ کیا ہو گا لیکن آخر اسے ایسی موافق زمین مل گئی۔ جس میں یہ عقیدہ بڑھا اور بڑھتے بڑھتے اس حد تک پھیل گیا۔ کہ اس کا بننے والا کو وہم بھی نہ ہو سکتا تھا۔

درس عبرت

موجودہ عیسائیت کی ابتدائی تاریخ اور اس کی مابعد ترقیات میں ہمارے لئے ایک بہت بڑا درس عبرت ہے اور وہ یہ کہ اس کا خاتمہ اس وقت تک ہرگز یقینی نہ سمجھا جائے جب تک کہ ہر جگہ سے اس کا استیصال نہ ہو جائے۔ یہی ہمارا پہلا اور یہی آخری مقصد ہے۔ جس کے لئے ہم پیدا کئے گئے ہیں۔ اس کام کی عظمت اور وسعت کا ذرا تصور کریں اور پھر اس کے بالمقابل اپنے موجودہ کام کو دیکھیں تو وہ بہت ہی محدود نظر آئیگا

ہماری مشکلات

ہم ایک نئے دور میں قدم رکھ رہے ہیں اور یہ دور ہماری محدود جدوجہد کو کمزور کرنے کے لئے اپنے ساتھ نئے خطرے اور نئی مشکلات لا رہا ہے حکومت برطانیہ کسی مذہب میں مداخلت کرنا عدل وانصاف اور اپنے مقدس واجبات کے خلاف سمجھتی تھی۔ اس کے بعض ارکان احمدیت کی تھوڑی بہت ترقی دیکھ کر یہ محسوس کر رہے ہیں کہ احمدیت اپنے اندر مسیحیت کے لئے موت کا یقینی پیغام رکھتی ہے۔ اور حکومت کے بعض نمائندے اس فکر میں ہیں کہ کسی نہ کسی طرح ہمارے لئے جابجا روکیں پیدا کی جائیں ڈاکٹر زدیمر کچھ عرصہ ہوا جب ہندوستان آئے تو مختلف مقامات دیکھنے کے بعد وہ قادیان بھی آئے۔ یہاں ان کو تمام دفاتر اور دیگر کاروبار کے متعلق معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ ان پر اس کا بہت اثر ہوا اور واپس جا کر انہوں نے اپنے تاثرات اخبارات میں شائع کئے اور قادیان کے متعلق لکھا کہ اسلامی دنیا میں قادیان ایک چھوٹا سا گاؤں نظر آتا ہے۔ مگر عیسائی دنیا کے لئے یہ شہد کی مکھیوں کا ایک چھتہ ہے جس کے ہر ایک خانہ میں ڈائنامیٹ یعنی بارود بھرا ہوا ہے جو مسیحی دنیا کو اڑانے کے لئے اپنے اندر بہت بڑی طاقت رکھتا ہے۔ یہ عیسائیوں کے ایک بہت بڑے نمائندہ کا بیان ہے۔ جس میں اس نے اپنی قوم کی موت کو محسوس کرتے ہوئے عیسائی دُنیا کو آگاہ کیا ہے۔ پادریوں کے اس احساس کے ساتھ حکومت بھی پورے طور پر اس حقیقت کو محسوس کرنے لگ گئی ہے

اور اسے اب اس امر کا قوی شعور ہو رہا ہے۔ کہ اگر احمدیت کو مٹایا نہ گیا۔ تو عیسائیت کی موت اس کے ہاتھوں یقینی ہے۔ صرف ڈاکٹر زویمر ہی مسیحیت کی موت جماعت احمدیہ کے ہاتھوں نہیں دیکھ رہے بلکہ دوسرے پادریوں کی تقریریں سُننے اور پڑھنے سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمام عیسائی دُنیا کا یہی یقین ہے۔ ابتداء میں حکومت نے جماعت احمدیہ کی ترقی میں کسی قسم کی مزاحمت نہ کی۔ مگر اب جبکہ پچاس سال میں جماعت احمدیہ نے اپنے کام کی نوعیت کو اپنے اعمال سے واضح کر دیا ہے حکومت کے بعض کارکن ہر جائز و ناجائز مزاحمت کو اپنے لئے ضروری سمجھنے لگ گئے ہیں۔ ابتداء میں انہوں نے اس کی ترقی کو ایک وہم سمجھا۔ اور اس کی پروا نہ کی۔ اگر ان کو ابتداء میں ہی معلوم ہوتا کہ یہ جماعت ترقی کرتے کرتے مسیحیت کے لئے موت کا الارم بن جائے گی۔ تو وہ یقیناً ابتداء میں احمدیت کے خلاف تدابیر اختیار کرتے۔ مگر یہ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے۔ کہ ان کی غفلت کے زمانہ میں احمدیت کے مبلغ باہر نکل گئے۔ سب سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ توفیق ملی۔ کہ آپ نے مبلغین کو ہندوستان سے باہر بھیجا۔ گو یہ سلسلہ تبلیغ اب بھی موجود ہے۔ اور پہلے کی نسبت بہت بڑھا ہوا ہے مگر مسیحیت کے مقابلہ میں وہ ایسا نہیں کہ ہم اطمینان کا سانس لے سکیں۔ دُنیا کے عیسائی جماعت احمدیہ کو مٹانے کے درپے ہیں۔ انہوں نے ابتداء میں کوئی ایسی مہتم بالشان سعی نہیں کی تھی۔ جس سے ہماری تبلیغ کے راستے میں روکیں پیدا ہوتیں۔ مگر اب وہ آپس میں مشورہ کرنے کے بعد ہمارے اردگرد حصار باندھنے کی کوشش میں ہیں۔ پس پیشتر اس کے کہ عیسائیت کا حصار پوری قوت کے ساتھ شروع ہو۔ ہمیں باہر نکل جانا چاہیے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہمارے مبلغین کافی تعداد میں ہندوستان سے باہر چلے جائیں۔ اور آنے والے خطرہ کا ابھی سے تدارک کریں۔ اور اس وقت تک چین نہ لیں۔ جب تک کہ وہ اس مقصد کو جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے۔ پورا نہ کر لیں۔

اخراجات کی مشکلات

ہندوستان کے باہر فضا ہمارے عقائد کو قبول کرنے کے لئے بہت زیادہ موافقت رکھتی ہے۔ اور خود عیسائی دُنیا میں مسیحی عقائد کے ناگوار اثرات کو شدت سے محسوس کیا جا رہا ہے۔ صرف ضرورت اس کی ہے۔ کہ ہم باہر جائیں۔ اور اپنا تریاق عیسائی دُنیا کے سامنے پیش کریں۔ پس اس موافق فضا کے ہوتے ہوئے تاخیر ہمارے لئے سخت نقصان دہ ہے خصوصاً جبکہ ساری دُنیا کی سلامتی احمدیت کے پیغام کے ساتھ وابستہ ہے۔

میں جانتا ہوں۔ جس ضرورت کے متعلق میں آپ کو تحریک کر رہا ہوں۔ اس کا آپ کو احساس ہے۔ اور حال کے واقعات نے آپ کے اندر یہ احساس تیز کر دیا ہے۔ چنانچہ بعض نوجوان میرے پاس آئے۔ اور انہوں نے اپنے احساس اور اپنے عزم کا ذکر کرتے ہوئے اپنی مشکلات کا ذکر کیا ہے۔ اکثر مشکلات کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ ہمارے پاس باہر جانے کے لئے خرچ نہیں۔ لیکن ایسے نوجوانوں سے میں کہتا ہوں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کے پاس جنگ کرنے کے لئے سواری اور دیگر سامان نہ تھا۔ اور وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس اپنے اخلاص کی وجہ سے روتے ہوئے آتے۔ اور آپ ان سے فرماتے۔ لا اجد ما احملکم علیہ یعنی میرے پاس سواری نہیں۔ مگر پھر بھی وہ جنگ کے لئے جاتے۔ اور نڈر ہو کر اس بے سروسامانی میں ہی جنگ کرتے۔ لیکن آج تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے احباب کی اس شکایت کو بھی دُور کر دیا ہے یعنی باہر جانے کے لئے کرایہ مل سکتا ہے۔ اور چھ ماہ تک گزارہ کے لئے کچھ رقم بھی دی جاتی ہے۔ اس آسانی کے باوجود اگر کوئی شخص باہر جانے کے لئے عذر پیش کرے۔ تو وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک قابلِ مواخذہ ہوگا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو ان کے امریکہ کے قیام کے موقعہ پر غالباً دو سو ڈالر ماہوار دیئے جاتے تھے۔ ایک دفعہ ان سے حساب مانگا گیا۔ تو آپ نے ۱۵ سو ڈالر ماہوار کا حساب دیا وہ حساب دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔ اور دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ خدا تعالےٰ کا کام ہے۔ کہ وہ دو سو ڈالر میں اتنی برکت ڈال دیتا ہے۔ کہ وہ پندرہ سو ڈالر کا کام دے دیا کرتا ہے۔ اسی طرح ایک دفعہ صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔ اے بنگالی مبلغ امریکہ سے حساب مانگا۔ تو انہوں نے بھی اس رقم سے جو ان کو بھیجی جایا کرتی تھی۔ زیادہ ضروریات کا حساب دیا۔ حال ہی میں مولوی رحمت علی صاحب نے بھی حسابات بھیجے ہیں۔ اور وہ ان اخراجات سے بہت زیادہ ہیں۔ جو ہم ان کو بھیجتے ہیں۔ پس جو اللہ تعالےٰ کی راہ میں کام کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ خود اس کی مدد فرماتا ہے۔

جنگ عظیم کے زمانہ کا ذکر

جنگِ عظیم کے موقعہ پر میں جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ ہندوستان سے باہر تھا۔ جب جنگ کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ ان دنوں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجھے ایک خط لکھا۔ کہ تم واپس آجاؤ۔ کیونکہ اس جنگ کا اثر تمام بلادِ عربیہ پر پڑنے والا ہے۔ اس خط کو لے کر میں بحیرہ ابیض کے کنارے پر گیا۔ اور ٹہلنے لگ گیا۔ اس وقت میں نے مصمم ارادہ کر لیا۔ کہ جس مقصد کو لے کر میں ہندوستان سے آیا ہوں۔ اسے حاصل کئے بغیر واپس نہیں جاؤں گا۔ اور میں اس مقصد کو پورا کرنے میں موت کے آخری لمحات تک کوشش کروں گا۔ یہ عزم اور ارادہ دل میں لے کر میں نے ایک خط لکھا۔ جو آخری خط تھا۔ اور وہ الفضل کے جولائی یا اگست سنہ ۱۹۱۴ء کے کسی پرچے میں شائع ہو چکا ہے۔ اس میں میں نے لکھا۔ کہ جب تک اس جنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمودہ

زار بھی ہوگا۔ تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار

اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا نہ دیکھ لوں اور جس مقصد کے لئے آیا ہوں۔ اسے حاصل نہ کر لوں۔ میں ہندوستان واپس نہیں آؤں گا۔

مجھ پر اس عرصۂ جنگ میں ایک ایسا وقت بھی آیا۔ جبکہ میرے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ اس بے سروسامانی کی حالت میں میں ایک پہاڑ کی چوٹی کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس خیال سے کہ میری موت کسی کے سامنے نہ ہو۔ اس چوٹی پر پہنچ کر مجھے ایک ویران مکان نظر آیا۔ میں اس کے قریب گیا۔ اور اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر لیا۔ مجھے اس وقت کوئی دیکھنے والا نہ تھا۔ میری قلبی کیفیات کیا تھیں۔ محبت اور شکرگزاری کے آنسو جاری تھے۔ کہ اچھے گھرانے میں پیدا ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شناخت کرنے کا موقعہ ملا۔ اور آج اس کا یہ احسان ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں موت کا سامنا ہے۔ میں نے غیر اللہ کے سامنے ہاتھ پھیلانے کو اس رابطہ عبودیت اور اقرار استعانت کی ہتک سمجھ کر یہ عزم صمیم کیا ہوا تھا۔ کہ جان چلی جائے۔ تو چلی جائے مگر اپنی حاجت کا اظہار نہیں کروں گا۔ اور آخر اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق ملی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ خدا تعالےٰ کی رحمانیت نے عدم محض سے سارے سامان ربوبیت پیدا کئے۔ اور ہر مشکل کے وقت وہ ناصر بنا۔

جناب شاہ صاحب نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے بعض رونگٹے کھڑے کر دینے والے واقعات بیان کئے۔ جس سے اللہ تعالےٰ کی قدرت نمائی ظاہر ہوتی تھی۔ واقعات بیان کرنے کے بعد قرآن مجید کی آیت اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ۔ اور وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ کی حقیقت ذہن نشین کر کے احباب کو تحریک کی کہ وہ اس سے نہ گھبرائیں کہ باہر جا کر کون کارساز ہوگا۔ وہی کارساز ہوگا جو ساری دُنیا کی ربوبیت کر رہا ہے۔ صرف نیت۔ ہمت۔ اخلاص اور مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک نہ ٹوٹنے والے عزم کی ضرورت ہے۔

آخر میں فرمایا۔ احباب اس تحریک کے ماتحت کثرت سے باہر نکل جائیں۔ اور اس عظیم الشان

الفضل کا ہفتہ وار مکتوب جاپان بذریعہ ہوائی ڈاک

جاپان میں سامان حرب کی تیاری اور صحت عامہ کا خیال

(الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے)

سامانِ جنگ کی تیاری

کوبے ۳۰ جون۔ بیان کیا گیا ہے کہ جاپانی حکومت سامان حرب کے کارخانوں کو مضبوط کرنے کے فکر میں ہے۔ کیونکہ سرکاری اندازہ یہ ہے کہ موجودہ کارخانے عند الضرورت اس قدر مقدار میں سامان حرب پیدا نہ کرسکیں گے۔ جس قدر کہ دور حاضر میں کسی جنگ میں فتح حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ مثلاً ایک اندازے کے مطابق فوجی محکمہ ۲۸۰،۰۰۰،۰۰۰ ین اور بحری محکمہ ۳۹۰،۰۰۰،۰۰۰ ین سامان حرب پر خرچ کرنے والے ہیں۔ مگر اس مجموعے میں سے ان دونوں محکموں کے اپنے کارخانہ جات مل ملا کر ۱۰۴،۰۰۰،۰۰۰ ین سے زیادہ کا سامان حرب تیار نہیں کرسکتے۔ لہذا بقیہ غیر سرکاری کارخانوں میں تیار ہوگا مگر غیر سرکاری کارخانے بھی موجودہ حالت میں اس قدر کام کو سنبھال نہیں سکتے۔ پس گورنمنٹ کے نزدیک یہ ضروری ہے کہ ان کارخانوں کو مضبوط کیا جائے۔ طاقت پیدا وار کو بڑھانے کے لئے جس قسم کے سازو سامان کی ضرورت ہے مہیا کئے جانے کے علاوہ [illegible] کو ایک سٹینڈرڈ پر لایا جائے گا اور ان کارخانوں کے متعلقہ ریسرچ لیباریٹریز کو بھی تقویت دی جائے۔

جاپانی گورنمنٹ کے مد نظر یہ امر بیان کیا گیا ہے کہ سامان حرب پیدا کرنے کے لحاظ سے اس ملک کی طاقت کم از کم روس کے برابر ضرور ہونی چاہئیے۔ اور روس کے متعلق اندازہ ہے کہ دوسری پنج سالہ سکیم کے نتیجہ میں روس کی سامان حرب کی پیدا کرنے کی قابلیت بہت ترقی کر گئی ہے۔

جاپان میں غیر سرکاری کارخانہ جات سامان حرب چونکہ زیادہ تر متوسط درجہ یا چھوٹے قسم کے کارخانے ہیں۔ اس لئے دور حاضر میں سائنس کی ترقی کا جو اثر سامان حرب پر پڑا ہے اس کو یہ چھوٹے چھوٹے کارخانے پوری طرح مد نظر نہیں رکھ سکتے۔ ایک اور وجہ ان کارخانوں کے اس کمزور حالت میں ہونے کی یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ چونکہ جاپانی سامان حرب کی برآمدی تجارت نہیں۔ اس لئے کارخانے کو مجبوراً بےکار رہنا پڑتا ہے۔

جاپانیوں کی صحت

جاپانیوں کے گٹھے ہوئے جسم دیکھ کر عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ جاپان میں صحت کا معیار بہت بلند ہے مگر ہوم آفس کے بعض اعداد و شمار اور وہ طبی معائنے جو محکمہ جنگ کی طرف سے جبری بھرتی کے سلسلہ میں نوجوانوں کے کئے جاتے ہیں۔ اس سے برعکس صورت حالات کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ محکمہ فوج کی طرف سے کئے جانے والے طبی معائنوں سے پتہ چلتا ہے کہ کلاس بی اور سی میں بہت اضافہ ہو رہا ہے۔ فوجی محکمہ کی طرف سے ملک کی آبادی کی صحت کے لحاظ سے جو تقسیم کی گئی ہے۔ اس میں کلاس بی اور سی میں وہ نوجوان شمار کئے جاتے ہیں جو فوجی خدمت کے ناقابل ہوں۔

اس مسئلہ کو جو اہمیت موجودہ وزیر جنگ کی نظر میں حاصل ہے وہ اس قدر ہے کہ انہوں نے چند دن ہوئے کابینہ کے اجلاس میں یہ سوال اٹھایا۔ اور اس بات پر زور دیا کہ تمام تعلیمی اداروں میں حفظان صحت کے سوال کو زیادہ اہمیت دی جائے۔ نیز یہ کہ ایک محکمہ قائم کیا جائے۔ جو انسانی صحت کے متعلقہ امور میں تحقیقات کرتا رہا ہے۔

اس جگہ یہ ذکر کردینا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ کہ دو ماہ کے قریب ہوئے یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ ہر سال ۱۵۰۰۰ اور ۱۶۰۰۰ کے درمیان نفری فوج سے بوجہ مسلول ہونے کے خارج کی جاتی ہے۔ اور تقریباً ۲۰۰۰ ہر سال بحری بیڑے سے جب اس امر کو ملحوظ رکھا جائے کہ ان محکموں میں بھرتی ہونے کے وقت نوجوانوں کی صحت ہر طرح مضبوط اور تسلی بخش ہوتی ہے تو خیال اس طرف جاتا ہے کہ ان ملازمتوں میں داخل ہونے کے بعد ان کو جس قسم کی زندگی بسر کرنی پڑتی ہے شاید اس کے نتیجہ میں یہ موذی مرض ان پر قابو پا لیتا ہے۔ اور بہت حد تک قرائن کی شہادت اس خیال کی تائید کرتی ہے۔ مثلاً ایک ڈویژن کے ایک کور میں ایک مرتبہ پلورسی کے مریضوں کی تعداد اتنی غیر معمولی طور پر زیادہ ہوگئی۔ کہ افسران بالا کو ادہر خاص توجہ کرنی پڑی۔ اور فوج کے محکمہ طبی نے پوری تحقیق اور تدقیق کی تو معلوم ہوا کہ اس کی وجہ شدید طور پر تھکا دینے والی ڈرل تھی۔ جو اس کور کو ہر صبح ریت سے بھرے ہوئے خاصے بھاری تھیلے اٹھاکر ڈبل مارچ اور Double Quick March سے کرنی پڑتی تھی۔ جب تجربۃً اس ڈرل کو ہلکا کیا گیا۔ تو پلورسی کے مریضوں میں حیرت انگیز طور پر کمی ہوگئی۔ تھکا دینے والی ورزش کے لحاظ سے سکولوں کی بھی قریب قریب یہی حالت ہے۔ گو سکولوں میں جو طالب علم ہوتے ہیں۔ ان کی عمر ایسی ہوتی ہے کہ اگر ان کے نازک قوٰی پر تھکا دینے والی ورزش کا بوجھ بار بار ڈالا جائے۔ تو ان کی صحت پر مستقل طور پر برا اثر ظاہر ہوجاتا ہے۔ پھر بھی میں نے بارہا ایسے بچوں کو ڈرل کے طور پر اس حالت میں بھاگتے دیکھا ہے کہ ان کے چہروں سے یہ نظر آتا تھا کہ وہ دوڑ ان کی طاقت سے زیادہ ہے۔

بینائی کی کمزوری بھی عام ہے اور اس کی وجہ زیادہ تر یہ نظر آتی ہے کہ جاپانی کتابوں اور اخبارات کا ٹائپ بہت باریک ہوتا ہے۔ جس سے آنکھوں کو نقصان پہنچتا ہے۔

بجلی کی ساخت پر گورنمنٹ کا تصرف

بجلی کی ساخت پر گورنمنٹ نے اپنا تصرف قائم کرنے کے لئے جو سکیم سوچی ہے۔ اس کی بعض تفصیلات جو معلوم ہوئی ہیں۔ یہ ہیں۔ ۲۰۰،۰۰۰،۰۰۰ ین سرمایہ سے ایک کمپنی قائم کی جائے جو تمام ملک کے لئے بجلی کی طاقت فراہم کرے۔ اس وقت جو چھوٹی چھوٹی کمپنیاں ملک کے مختلف شہروں یا حصوں میں بجلی پیدا کر رہی ہیں۔ ان سب کو اس نئی کمپنی کے حصص خریدنے پڑیں گے۔ مگر ان کے کارخانہ جات نئی کمپنی اپنے قبضہ میں کرکے ان کے حصص کا روپیہ ادا شدہ تصور کرلے گی۔

گورنمنٹ کے مد نظر بالآخر بجلی کی ساخت کے ہر شعبہ پر تصرف قائم کرنا ہے مگر پہلی دفعہ صرف ساخت اور Transmission کو ہاتھ میں لے گی اور بجلی کی گھروں اور کارخانوں وغیرہ میں تقسیم فی الحال انہی ہاتھوں میں رہنے دے گی۔ جو اس وقت اس خدمت کو سر انجام دے رہے ہیں۔ بجلی کی ساخت پر سرکاری تصرف اس لئے ضروری خیال کیا گیا ہے کہ اول تو بے شمار چھوٹی چھوٹی کمپنیاں ہونے سے ارزاں سے ارزاں نرخوں پر بجلی مہیا نہیں کی جاسکتی اور اس کی وجہ سے پبلک کا نقصان ہے۔ دوسرے بجلی کی ساخت کی صنعت کا ملک کے دفاعی انتظامات کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ لہذا ضروری خیال کیا گیا کہ یہ صنعت سرکاری تصرف میں ہو۔ تاکہ کسی نازک وقت میں اس میں کسی قسم کی کمزوری واقعہ ہونے کا خدشہ نہ رہے۔

سرکاری سکیم پانچ سال میں مکمل ہوگی۔ جس کے نتیجہ میں یہ توقع کی جاتی ہے کہ بجلی کے نرخوں میں ۳۶ فی صدی کمی ہوجائے گی۔

حدیث لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ میں غیر احمدیوں کی غلط تاویلیں

غیر احمدی صاحبان ختم نبوت کی تائید میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ پیش کیا کرتے ہیں اور اس سے استدلال یہ کرتے ہیں۔ کہ لا نفی جنس ہے۔ اور نبی کا لفظ نکرہ استعمال ہؤا ہے۔ یعنی ہر نبوت خواہ وہ تشریعی ہو یا غیر تشریعی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہے۔ اس کے جواب میں ہماری طرف سے کہا جاتا ہے کہ یہاں لا نفی جنس کا نہیں بلکہ صفت موصوف کی نفی کے لئے آیا ہے جیسا کہ اذا هلك قيصر فلا قيصر بعده اور لا فتى الا على لا سيف الا ذو الفقار میں ہے۔ لیکن اگر غیر احمدی صاحبان کی اس غلط اور بے جا تاویل کو بفرض محال تسلیم بھی کر لیا جائے۔ تو بھی ان کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ان معنوں کی رو سے باوجود اس کے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ اب کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا خواہ نیا ہو یا پرانا وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے جو کہ رسولًا الیٰ بنی اسرائیل تھے دوبارہ آنے کا عقیدہ رکھتے ہیں حالانکہ وہ بھی نبی ہیں لیکن اس پر وہ کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ حدیث میں نئے نبی کی نفی کی گئی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پرانے نبی ہیں۔ لہٰذا وہ آسکتے ہیں۔ ان کے آنے سے مہر نبوت نہیں ٹوٹتی۔ لا نبی بعدی کے یہ معنی کر کے وہ بخیال خود سمجھتے ہیں۔ کہ وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کو بلند کر رہے ہیں۔ اور ہم پر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کا الزام لگاتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ خود اس حدیث کی غلط تاویل کر کے آپکی ہتک کے مرتکب ہوتے ہیں۔ احادیث میں آیا ہے کہ مہدی کے زمانہ کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ اس وقت دنیا فسق وفجور اور کفر و بدعت کے دریا میں غرق ہوگی۔ اس وقت کا فساد ایسا ہوگا کہ اس سے قبل صفحۂ عالم پر ایسے فساد کا کبھی ظہور نہیں ہؤا ہوگا۔ وہ فساد پچھلے تمام ان فسادات سے جن کے مٹانے کے لئے اللہ تعالےٰ وقتاً فوقتاً نبی مبعوث فرماتا رہا بہت زیادہ خوفناک ہوگا۔ اب غیر احمدی اصحاب بتائیں کہ کیا اتنے بڑے فساد کو روکنے کی اہلیت سوائے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے اور کسی میں نہ تھی؟ اور کیا خدا تعالےٰ سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح زندہ نہ رکھ سکتا تھا۔ جس طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق کہا جاتا ہے؟ کہ ان کو خدا تعالےٰ نے ان کو زندہ رکھا ہؤا ہے۔ پھر کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ سمجھنا کہ وہی اتنے بڑے فساد کو دور کر سکتے تھے۔ اور کسی نبی میں اسکی طاقت نہ تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک نہیں ہے۔؟ جب خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر ان کی امت کے اتنے بڑے فساد کو دور کرنے کے لئے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو چنا۔ تو بالفاظ دیگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی شان خدا تعالےٰ کے نزدیک نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے (نعوذ باللہ) افضل ہوئی۔ اگر غیر احمدی یہ کہیں کہ حضرت مسیح ناصری حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی ہو کر اور آسمان سے قرآن کریم کے حقائق و معارف سیکھ کر آئیں گے۔ جس سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی شان ظاہر ہوگی۔ تو اس کے متعلق پہلی گزارش تو یہ ہے کہ یہ محض ایک دعوے ہے جس کی دلیل کوئی نہیں ؛

دوسرے یہ کہنا بھی غلط ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ایک امتی کی حیثیت میں آئیں گے۔ کیونکہ امتی اس کو کہتے ہیں کہ جس نبی کا وہ امتی ہو اگر وہ دنیا میں نہ آیا ہوتا اور اس کے آنے سے پہلے یہ شخص گزر جاتا تو وہ امتی نہ کہلا سکتا۔ پس امتی کا لفظ اس بات کو مستلزم ہے کہ جس نبی کا وہ مطیع ہو اگر وہ دنیا میں نہ آتا تو وہ امتی کہلانے والا کافر ہوتا۔ اس بات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہم کہتے ہیں کہ جب حضرت مسیح علیہ السلام دنیا میں آئے اس وقت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث نہ ہوئے تھے۔ لہٰذا غیر احمدی صاحبان کے اس عقیدے کی رو سے کہ حضرت عیسےٰ امتی ہو کر آئینگے حضرت عیسےٰ نعوذ باللہ غیر مومن بلکہ کافر ٹھہرتے ہیں۔ اور اس ہتک کے موجب وہ لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی بن کر آئینگے

غرض لا نبی بعدی کی جو تاویلیں غیر احمدی کرتے ہیں وہ درست نہیں بلکہ ناقابل قبول اور اسلام کو بدنام کرنے والی ہیں۔ پس سیدھی سادھی اور درست تاویل ہم پیش کرتے ہیں۔ لا نبی بعدی یعنی نبی کی جنس میں سے کوئی نہیں میرے بعد۔ بعدی کے کئی معنی ہوتے ہیں اول یہ کہ بعد وفاتی۔ اگر حدیث میں بعد وفاتی کے معنے لئے جائیں۔ تو بھی درست ہو سکتے ہیں کیونکہ نبی اپنی روحانی زندگی کے لحاظ سے زندہ ہوتا ہے اب ہمیں غور کرنا چاہیئے کہ کیا بعدی سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بشری زندگی مراد لی ہے یا روحانی اگر بشری کہا جائے تو یہ دوسری روایات کے خلاف ہے۔ جن میں لکھا ہے کہ مہدی اور مسیح درحقیقت ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ اور وہ آخری زمانہ میں آئیں گے۔ پھر قرآن کریم کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ قرآن کریم سے ثابت ہے کہ ہدایت ایک عرصے کے بعد قوانین خداوندی کے ماتحت دنیا سے اٹھ جاتی ہے۔ اور اس حالت میں نبی کا آنا ضروری ہوتا ہے۔

پس اگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بعدی سے مراد بشریت کی زندگی نہیں لی۔ بلکہ روحانی زندگی مراد لی ہے۔ اور یہ پیشگوئی فرمائی ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ کہ کوئی نیا تشریعی نبی آئے۔ اور میرا نور اور میری شریعت قیامت سے پہلے پہلے دنیا سے اٹھ جائے۔ یہ معنی لغت اور قرآن و حدیث کے ہرگز منافی نہیں بلکہ مطابق ہیں۔ چنانچہ سلف صالحین میں سے اکثر نے یہ معنے کئے ہیں۔ مثلاً شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوحات مکیہ جلد ۲ باب ۷۳ میں لکھا ہے۔ فلا رسول بعدی ولا نبی۔ ای لا نبی بعدی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی یعنے لا رسول ولا نبی بعدی کے یہی معنی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی شریعت کے خلاف کسی اور شریعت پر عمل کرتا ہو۔ ہاں اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے حکم کے ماتحت ہو کر آئے تو پھر ہو سکتا ہے ؛

پس ہم بھی یہ عقیدہ نہیں رکھتے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شارع نبی آسکتا ہے۔ بلکہ ہم تو کہتے ہیں۔ کہ آپ کی کامل اتباع اور فنافی الرسول ہو کر ایک شخص نبوت کا درجہ حاصل کر سکتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے "بعد" نبی نہیں مانتے۔ بلکہ آپ کے فیض اور قوتِ قدسیہ سے تربیت یافتہ نبی مانتے ہیں۔

دوسرے معنے بعدی کے لمبے زمانہ کے ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ والی پیشگوئی اگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بھی منسوب کیا جائے۔ تو آپ ایک لمبے عرصے یعنی چھ سو برس بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تشریف لائے۔ حدیث میں بعدی سے اسی پیشگوئی کی طرح حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے لمبا عرصہ مراد لیا ہے۔ کہ ایک لمبے عرصہ تک میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ یعنی میری امت دیر کے بعد گمراہ ہوگی۔ اور پھر نبی کی ضرورت ہوگی پہلے نہیں۔ یہ معنی بھی یہاں چسپاں ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک لمبے عرصے یعنی تیرہ سو سال بعد تشریف لاتے ؛

خاکسار محمد صدیق امرتسری "جامعہ"

جماعت احمدیہ کی عیدگاہ کے متعلق فوجداری مقدمہ کے ضروری اور اہم حالات

گواہانِ استغاثہ کے بیانات اور علاقہ مجسٹریٹ کا فیصلہ

مقدمہ عیدگاہ کے متعلق نگرانی کی درخواست سشن جج گورداسپور کے نامنظور کرنے کا ذکر ایک گزشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے معاملہ کی اہمیت کے پیش نظر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابتدائی عدالت میں پولیس کے پیش کردہ گواہان کے بیانات۔ عدالت کا فیصلہ اور موجبات نگرانی شائع کر دیئے جائیں۔

بیان گواہ استغاثہ فقیر سنگھ نمبردار

پولیس کے پیش کردہ گواہ فقیر سنگھ نمبردار موضع رام پور متصل قادیان نے بیان کیا جس روز گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں۔ میں عیدگاہ میں موجود تھا۔ میں نے پولیس کی جمعیت اور احمدیوں اور احرار کی پارٹیوں کو بھی وہاں موجود دیکھا۔ ملزمان ۱، ۲، ۳ اور ۴ مع مزدوروں کے ساتھ آئے تھے۔ انہوں نے مزدوروں کو مٹی کھودنے کے لئے کہا۔ جب انہوں نے مٹی کھودنی شروع کی۔ تو ملزمین ۷ تا ۱۰ مع حنیف آئے۔ اور مٹی کھودنے سے روکا۔ اور ٹوکریاں الٹ دیں۔ اسسٹنٹ سب انسپکٹر نے صورت حالات پر قابو پانے کے لئے گرفتاریاں کر لیں۔ احراری ملزمین کے وکیل کی جرح کے جواب میں کہا۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ ملزمین ۷، ۸ اور ۹ نقضِ امن کا موجب ہو سکتے ہیں۔ احراریوں نے احمدیوں سے کہا۔ کہ وہ اس جگہ سے مٹی نہ کھودیں انہوں نے یہ بات پُرامن رہ کر کہی۔ لیکن یہ بھی کہا۔ کہ اگر ضرورت ہوئی۔ تو وہ طاقت استعمال کرینگے۔

بجواب جرح وکیل احمدیان کہا۔ ملزمین ۱، ۳ اور ۵ قریباً بارہ کرم کے فاصلہ پر تھے۔ اور تنازعہ کے وقت آئے۔ احمدیوں نے ذرا بھی مزاحمت نہیں کی۔ لیکن تھانیدار کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی۔ اور کہا۔ کہ وہ اپنی زمین کھود رہے ہیں۔ ملزمین کے پاس سوٹیاں نہیں تھیں۔ وہ جگہ جہاں زمین کھودنی شروع کی تھی۔ ایک چھپڑ ہے جو قبرستان سے تین یا چار کرم کے فاصلہ پر ہے۔ احمدی اس جگہ نماز عید پڑھتے ہیں۔ اور جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے۔ دیر سے وہیں نماز عید پڑھتے چلے آئے ہیں۔ غیر احمدی تکیہ میں نماز عید پڑھتے ہیں۔ ملزمین ۵ اور ۶ کے پاس دو کیمرے تھے۔ راہگزیٹ پی ۲، اور پی ۳) انہوں نے تنازعہ میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ انہوں نے صرف فوٹو لئے۔ ملزمین ۱ تا ۶ کی طرف سے نقضِ امن کا کوئی خطرہ نہیں تھا۔

بیانِ گواہِ استغاثہ نرائن سنگھ

دوسرے گواہ نرائن سنگھ نمبردار موضع رامپور نے بیان کیا۔

عیدگاہ ہمارے گاؤں سے قریباً نصف میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ میں ۱۵ جون ۱۹۳۵ء کو ملزمین کی گرفتاری کے وقت عیدگاہ میں موجود تھا۔ فقیر سنگھ میرے ساتھ تھا۔ پولیس بھی وہاں موجود تھی۔ جب میں وہاں پہونچا۔ چند احراری بوہڑ کے درخت کے نیچے جمع تھے۔ اور چند احمدی دوسری طرف ایک اور بوہڑ کے نیچے جمع تھے۔ میں نے احمدیوں کو ٹوکریاں لیکر مٹی بھرتے دیکھا جس پر احراریوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ احراریوں نے ان کی مٹی سے بھری ہوئی ٹوکریاں الٹ دیں۔ احمدیوں نے اسسٹنٹ سب انسپکٹر کو اس امر کی طرف توجہ دلائی۔ احمدیوں نے کوئی مقابلہ نہیں کیا۔ اسسٹنٹ سب انسپکٹر نے دس اشخاص کو جو اس واقعہ میں شامل تھے۔ گرفتار کر لیا۔ حقیقتاً کوئی لڑائی نہیں ہوئی۔ اور میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ اگر گرفتاریاں عمل میں نہ لائی جاتیں۔ تو کیا ہوتا۔

بجواب جرح وکیل احمدیان کہا۔ احمدیوں نے بالکل کوئی مزاحمت نہیں کی۔ اور نہ حملہ کی کوئی کوشش کی۔ گرفتاریاں اسی جگہ ہوئیں۔ جہاں احمدی نمازِ عید پڑھا کرتے ہیں۔ چھپڑ کی اس جگہ سے جہاں زمین کھودنی شروع کی گئی تھی قبریں کچھ فاصلہ پر ہیں۔ میں اس جگہ کو تیس سال سے جانتا ہوں۔ اور اس سے اچھی طرح واقف ہوں۔ احمدی کبھی کبھی جبکہ موسم اچھا ہو۔ عیدگاہ کے اس حصہ پر نماز پڑھتے رہے ہیں۔ اور غیر احمدی ہمیشہ تکیہ میں نماز پڑھتے ہیں۔

بجواب جرح وکیل احراری ملزمین کہا جہاں تک مجھے علم ہے۔ احمدیوں نے اس جگہ کو بطور قبرستان استعمال نہیں کیا۔

فیصلہ علاقہ مجسٹریٹ بٹالہ

یہ مقدمہ دس ملزمین علی قاسم۔ خیرالدین عبدالرحمن۔ عبداللطیف۔ عبدالرزاق محمد دین شریف۔ عبداللہ۔ فیض اللہ اور حنیف کے خلاف ۱۵ جون ۱۹۳۵ء کو بعض واقعات کے نتائج میں جو اسی روز عیدگاہ قادیان تحصیل بٹالہ میں رونما ہوئے دائر کیا گیا۔

پولیس کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس موقعہ پر پارٹی مشتمل بر ملزمین ۱ تا ۶ اور پارٹی مشتملہ ملزمین ۷ تا ۱۰ کے درمیان کچھ جھگڑا تھا۔ جس کی وجہ یہ تھی۔ کہ مقدم الذکر پارٹی کی یہ خواہش تھی۔ کہ عیدگاہ کی جگہ کو درست اور ہموار کیا جائے۔ ملزمین ۷ تا ۱۰ نے اس پر مزاحمت کی۔ اور نقص امن کا چونکہ فوری خطرہ تھا۔ اس لئے اُسے روکنے کے لئے اسسٹنٹ سب انسپکٹر انچارج نے ۱۰ ملزمین مذکور کو زیر دفعہ $\frac{151}{107}$ ضابطہ فوجداری گرفتار کر لیا۔ اور اس کے اس فعل کے نتیجہ میں نقص امن کا کوئی کھلم کھلا واقعہ رونما نہیں ہوا۔

بالآخر ۱۳ جولائی ۱۹۳۵ء کو پارٹی مشتملہ ملزمین ۱ تا ۶ نے یہ محسوس کرتے ہوئے کہ وہ کسی دوسرے ضلع میں مقدمہ کی سماعت کو ترجیح دینگے۔ اس امر کی درخواست دی کہ مقدمہ سماعت کے لئے کسی دوسرے ضلع میں منتقل کیا جائے۔ اور اس درخواست کے نتیجہ میں بہت عرصہ تک کارروائی معرض التوا میں رہی۔ اسی اثنا میں ملزمین نے زیر دفعہ ۱۱۷ (۳) ضابطہ فوجداری ضمانتیں داخل کر دی تھیں۔ اور دونوں پارٹیوں کے درمیان یہ جھگڑا کسی اور حادثہ پر منتج نہیں ہوا۔

۳ فروری ۱۹۳۶ء کو پارٹی مشتملہ ملزمین ۱ تا ۶ کی درخواست ہائی کورٹ کی طرف سے نامنظور ہوئی۔ اور ۱۷ فروری کو یہ مقدمہ مزید قانونی کارروائی کے لئے عدالت ہذا میں واپس آگیا۔ ۳ مارچ ۱۹۳۶ء کو شہادت شروع ہوئی۔ اور تین گواہوں کے بیانات قلمبند کئے گئے۔ آج سرکار کی طرف سے بیان کیا گیا۔ کہ ۱۵ جون ۱۹۳۵ء کے واقعہ کے متعلق کوئی مزید شہادت پیش نہیں کی جائے گی۔

غالباً اس مقدمہ میں اس بات کو نظرانداز کیا گیا ہے۔ کہ دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری کے ماتحت کارروائی ہمیشہ امکانی رنگ رکھتی ہے اور اس کا مدعا یہ ہوتا ہے۔ کہ نقضِ امن کو روکا جائے۔ جہاں تک تنازعہ کی اصلی وجہ کا تعلق ہوتا ہے۔ وہ حقیقتاً اس معاملہ سے متعلق ہوتی ہے۔ جس کا عام حالات میں فیصلہ قانونی عدالتوں میں کیا جا سکتا۔ اور کیا جانا چاہیئے۔ اور فریقین جو ایسی عدالتوں سے فیصلہ طلب کرتے ہیں۔ وہ اپنے افعال کے ذمہ دار ٹھہرائے جاتے ہیں۔ لہذا پولیس کو ۱۵ جون ۱۹۳۵ء کو زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری دونوں پارٹیوں کو گرفتار کرنے کا پورا پورا حق حاصل تھا۔ اس وقت سے لیکر ۹ ماہ سے زائد کا عرصہ گزر گیا ہے۔ اور کوئی مزید قدم ظاہری طور پر ایسا نہیں اٹھایا گیا۔ جس سے یہ ثابت ہو۔ کہ یہ پارٹیاں نقضِ امن کا ارادہ رکھتی ہیں۔ مسل کی شہادت سے میں اس امر پر مطمئن نہیں ہوں۔ کہ اس مرحلہ پر اس کیس میں مزید کارروائی کرنے کے لئے کافی ثبوت موجود ہے۔ یہ صحیح ہے۔ کہ عیدگاہ کے متعلق تنازعہ جہاں تک اس عدالت کا تعلق ہے۔ ابھی قابل تصفیہ ہے۔ لیکن شہادت جو اس وقت میرے سامنے ہے اس بات کی کافی وجہ ظاہر نہیں کرتی۔ کہ دونوں پارٹیوں کی زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری ضمانتیں لی جائیں۔ اگر آئندہ بھی

یا اسی قسم کا کوئی جھگڑا پیدا ہو جائے اور کسی عدالت مجاز سے اس جگہ کے حق ملکیت کے متعلق آخری فیصلہ صادر نہ ہو۔ تو پھر بھی پولیس کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ دونوں پارٹیوں کے خلاف وہی کارروائی کرے۔ جو اس نے معاملہ مذکور میں کی ہے۔ لیکن سرکاری بیان کے پیش نظر موجودہ ملزمین بری کئے جاتے ہیں۔ حاصل کردہ اشیاء ان کے مالکین کو درخواست کرنے پر واپس دی جا سکتی ہیں

(دستخط) سی۔ ایل۔ کوٹس مجسٹریٹ درجہ اول بٹالہ ؞

موجبات نگرانی

سشن جج گورداسپور کو درخواست نگرانی پیش کرتے ہوئے حسب ذیل موجبات بیان کئے گئے۔

(۱) ماتحت عدالت نے رسپانڈنٹ عـ۱ تا عـ۱۲ کو جو شہادت استغاثہ کی رو سے واضح طور پر جارحانہ اقدام کے مرتکب ہوئے اور جن کی نیک چلنی کی ضمانتیں لی جانی چاہیئے تھیں رہا کرنے میں قانونی غلطی کی ہے۔

(۲) عدالت ماتحت نے اس رائے کا اظہار کرنے میں غلطی کی ہے۔ کہ اگر کوئی شخص یا اشخاص کسی شخص کے حق ملکیت میں مزاحمت کریں۔ اور طاقت کی نمائش سے اس پر اپنا حق جتلانا چاہیں تو اس مالک کو اس سے فائدہ حاصل کرنے سے پہلے کسی عدالت مجاز سے اپنا حق قائم کروانا ضروری ہے

(۳) از روئے قانون یہ اس شخص کے لئے کہ جو مالک زمین کے حق ملکیت کو صحیح تسلیم نہیں کرتا۔ اور اپنا حق قائم کرنا چاہتا ہے۔ لازم ہے کہ اپنا حق ثابت کرنے کے لئے عدالت دیوانی سے درخواست کرے۔ درخواست کنندگان پر یہ لازم نہیں کہ وہ اپنے حق کو جائز ثابت کرنے کے لئے عدالت دیوانی سے درخواست کریں ؞

(۴) اگر مدعا علیہم کے مطالبہ کو منظور بھی کر لیا جائے۔ تو بھی درخواست کنندگان کی طرف جو فعل یا افعال منسوب کئے گئے ہیں وہ از روئے قانون ناجائز نہیں ہیں۔ اور جب درخواست کنندگان کے افعال بالکل جائز ہیں۔ تو مدعا علیہم کی طرف سے طاقت کی نمائش واضح طور پر انہیں دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری کے ماتحت لے آتی ہے ؞

(۵) مذکورہ بالا امور کی روشنی میں نیز اس امر کے پیش نظر دیوانی عدالت میں چارہ جوئی کا بار درخواست کنندگان پر ڈال دینا ان کے لئے غیر ضروری اور بھاری مصارف کا موجب ہوگا۔ عدالت ماتحت نے اس سوال کو بغیر فیصلہ کے چھوڑ دینے میں سخت غلطی کی ہے۔ اور اس طرح گویا یہ تحریک کی گئی ہے۔ کہ احمدی اپنا جائز حق حاصل کرنے جائیں۔ دوسری پارٹی بزور اپنا حق ظاہر کرے اور پولیس دونوں پارٹیوں کو گرفتار کرے

لہذا مؤدبانہ استدعا کی جاتی ہے کہ عدالت عالیہ سے سفارش کی جائے کہ فیصلہ کے اس حصہ کو جس کی رو سے مدعا علیہم عـ۱ تا عـ۱۲ کو رہا کیا گیا ہے مسترد کر دیا جائے۔ اور حکم دیا جائے کہ قانون کی رو سے ان کے خلاف کارروائی جاری کی جائے۔ یا اس مقدمہ کے اصل معاملہ کے متعلق آخری

کمیٹی دار الشکر قادیان کا ایک ضروری اعلان

کمیٹی دار الشکر قادیان کا کام ماہ جولائی ۱۹۳۶ء سے شروع کر دیا گیا ہے۔ اس لئے تمام ان دوستوں کو جنہوں نے اس میں حصہ لیا ہے اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ اپنے ذمہ کی اقساط کی رقوم اور اغراض مشترکہ کی رقم ۲۰ جولائی ۱۹۳۶ء تک دفتر محاسب قادیان میں پہونچا دیں۔ نیز ان احباب سے درخواست ہے جنہوں نے ابھی تک دفتر میں یہ اطلاع نہیں دی۔ کہ انہوں نے اس کمیٹی کے روپے سے قادیان میں اپنی خرید کردہ زمین پر مکان بنانا ہے۔ یا وہ کمیٹی کے محلہ دار الشکر میں زمین لیں گے۔ کہ وہ فوراً دفتر کمیٹی میں اس امر کی اطلاع دیں۔ ورنہ ان کے لئے زمین خرید لی جائیگی جس کی قیمت ان کو بہر حال ادا کرنی ہوگی ؞

ایسا ہی ان تمام دوستوں کو بھی اطلاع دی جاتی ہے۔ جنہوں نے اس کمیٹی میں حصہ لینے کے لئے درخواستیں تو دی تھیں۔ مگر اب تک انہوں نے اس میں روپیہ نہیں بھیجا۔ کہ وہ جلد سے جلد اس میں شامل ہو جائیں۔ ورنہ بعد میں بوجہ عدم گنجائش ایسے نادر موقعہ سے فائدہ حاصل کرنا مشکل ہوگا ؞

خاکسار۔ ماسٹر نذیر حسین سکرٹری کمیٹی دار الشکر۔ قادیان دار الامان پنجاب

اسلامی کتب کی قیمت میں حیرت انگیز رعایت

جواہرات کوڑیوں کے مول

صرف ڈیڑھ ماہ کے لئے — پندرہ جولائی ۱۹۳۶ء سے ۳۱ اگست ۱۹۳۶ء تک — صرف ڈیڑھ ماہ کے لئے

تصنیفات مولانا محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی۔

نام کتاب | قیمت | ڈاک

- بیان القرآن یعنی۔ اردو ترجمہ و تفسیر قرآن کریم مع عربی متن یہ موجودہ زمانہ کی بہترین تفسیر تسلیم کی گئی ہے۔ ضخامت ۲۹×۲۲ کے دو ہزار صفحات پر علاوہ فہرست مضامین و انڈکس مجلد
- فضل الباری جلد اول یعنی اردو ترجمہ و حواشی صحیح بخاری مجلد ۲۹×۲۲ کے ۸۵۰ صفحات پر مشتمل ہے۔
- حمائل شریف مترجم اردو مع حواشی۔ تفسیر بیان القرآن کا مختصر ایڈیشن ہے بین السطور اردو ترجمہ در حاشیہ پر مختصر تفسیری نوٹ دیئے گئے ہیں
  - سفید ولایتی کاغذ بے جلد
  - ″ ″ مجلد
  - مصری کاغذ بے جلد
- بیان القرآن پارہ اول / سوم تا ہشتم — تفسیر بیان القرآن کے علیحدہ علیحدہ پارے
- اردو ترجمہ و تفسیر صحیح بخاری پارہ اول، دوئم، سوئم، چہارم، پنجم، ششم، ہفتم، ہشتم — اردو ترجمہ و تفسیر صحیح بخاری کے علیحدہ علیحدہ پارے
- جمع قرآن دوئم ایڈیشن۔ اسمیں ثابت کیا ہے۔ کہ موجودہ ترتیب آیات رسول اللہ صلعم کی ہدایت کے مطابق ہوئی۔
- مقام حدیث دوئم ایڈیشن۔ اہل قرآن کا مدلل جواب حدیث کی ضرورت اور جمع حدیث پر مفصل بحث۔
- المسیح الدجال و یاجوج ماجوج۔
- سیرت خیر البشر دوئم ایڈیشن۔ حضرت نبی کریم کے اخلاق فاضلہ پر روشنی ڈالی ہے اور معترضین کے جواب دئے ہیں۔ — بے جلد / مجلد — ٹیکسٹ بک کمیٹی پنجاب کی منظور شدہ ہے۔

تصنیفات مختلف مصنفین

- اسمائے الٰہیہ۔ قرآن کریم و وید کی تعلیم کا مقابلہ کر کے قرآن کریم کی فضیلت ثابت کی گئی ہے۔
- ویدوں کا بہشت۔ آریوں کے سورگ پر دلچسپ بحث
- مسئلہ بہشت۔ اسلام اور آریہ سماج کے نکتہ نگاہ سے اس مسئلہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔
- رسالہ نجات۔ بے نظیر لیکچر جو آریہ سماج لاہور کی مذہبی کانفرنس کے موقع پر پڑھا گیا۔

- یجروید۔ یجروید کے پہلے بیس بابوں کا نہایت مستند اردو ترجمہ جسے ہندوؤں نے بھی بے حد پسند کیا ہے۔
- رسالہ نماز۔ نماز کی حقیقت اور فلاسفی بیان کی گئی ہے۔
- رسالہ روزہ۔ روزہ ″ ″ ″
- رسالہ حج۔ حج ″ ″ ″
- رسالہ زکوۃ۔ زکوۃ ″ ″ ″
- تربیت اولاد۔ نہایت اعلیٰ رسالہ ہے۔
- غلامی۔ اسلامی نکتہ نگاہ سے غلامی پر روشنی ڈالی گئی ہے۔
- جامع الدعوات۔ قرآن کریم اور حدیث کی دعائیں مع اردو ترجمہ
- اردو کا قاعدہ۔
- اردو کی پہلی کتاب / ″ دوسری کتاب / ″ تیسری کتاب — بچوں کے لئے نہایت مفید کتابیں ہیں۔ ضرور پڑھائیے
- مسئلہ تقدیر۔ تقدیر کے مسئلہ پر مفصل بحث کی گئی ہے۔
- تاریخ گرنتھ صاحب
- حمائل شریف مطبوعہ جرمنی۔ نہایت بے نظیر حمائل جو جرمنی میں طبع کرائی گئی ہے۔ کاغذ اور جلد نہایت پائیدار اور خوبصورت یہ حمائل دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

(۱)

- جمع قرآن۔ قرآن کریم کی جمع و ترتیب کے متعلق تمام تاریخی واقعات کو نہایت تحقیقات سے لکھا گیا ہے۔
- غلامی۔ اسلامی نکتہ خیال سے غلامی پر مفصل بحث کی ہے
- مقام حدیث۔ حدیث۔ جمع حدیث پر بے نظیر کتاب۔
- المسیح الدجال و یاجوج ماجوج۔
- اسلامی اصول کی فلاسفی۔

اس سٹ کے خریدار کو

کتاب	قیمت
اسلام اور دیگر مذاہب	۱۰/
المنطق	۲۰/
رباعیات محمد	۱/
ادعیہ	۲/
جینیہ	۳/
ارتقائے نسل انسانی	۴/

کل ... کی کتب مفت روانہ کی جائیگی۔

تصنیفات ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ریٹائرڈ اسسٹنٹ سرجن

- انوار القرآن۔ پارہ عم کی بے نظیر تفسیر ہے۔ چونکہ یہ پارہ عام طور پر مشکل خیال کیا جاتا ہے۔ اس لئے اس کا ضرور مطالعہ کریں۔
- الروح۔ روح کے مسئلہ پر نہایت بے نظیر رسالہ ہے۔
- تناسخ۔ مسئلہ تناسخ پر فیصلہ کن رسالہ ہے۔
- ولادت مسیح۔ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام بابا پیدا ہوئے تھے۔
- پیغام حریت۔ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ قرآن شریف نے ہی سب سے پہلے حریت کا سبق دیا ہے۔
- کامران مؤلفہ شیخ محمد دین جان بی اے ایل ایل بی۔ اسمیں زندگی کو کامیاب بنانے کے ذرائع درج ہیں۔ نوجوانوں کو ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اور اپنی زندگی کو کامیاب بنا دیں۔
- غذا و صحت۔ مصنفہ میاں ممتاز احمد صاحب فاروقی
- شاہنامہ اسلام مصنفہ ابو الاثر حفیظ جالندھری حصہ اول
- ″ ″ ″ حصہ دوئم

(۲)

- اسمائے الٰہیہ۔ قرآن و وید کی تعلیم کا مقابلہ کر کے قرآن کریم کی فضیلت ثابت کی گئی ہے۔
- ویدوں کا بہشت۔ آریوں کے سورگ پر دلچسپ بحث
- مسئلہ بہشت۔ اسلام اور آریہ سماج کے نکتہ نگاہ سے اس مسئلہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔
- رسالہ نجات۔ بے نظیر لیکچر جو آریہ سماج لاہور کی مذہبی کانفرنس کے موقع پر پڑھا گیا۔

- یجروید۔ یجروید کے پہلے بیس بابوں کا نہایت مستند اردو ترجمہ جسے ہندوؤں نے بھی بے حد پسند کیا ہے۔
- تاریخ گرنتھ صاحب۔
- مسئلہ تقدیر۔ اس مسئلہ پر واضح طور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔
- اسلامی اصول کی فلاسفی۔ حضرت مجدد اعظم کا صداقت اسلام پر بے نظیر لیکچر۔

اس سٹ کے خریدار کو

کتاب	قیمت
اسلامی عقائد	۱۰/
ارتقائے نسل انسانی	۴/

کل ... کی کتب مفت روانہ کی جائیگی۔

84

(۳)

بیان القرآن مکمل مجلد

کل قیمت عہ ۔ رعایتی قیمت ۵

کے خریدار کو

- نکات القرآن ۲ر
- اسلامی عقائد ۱۰ر
- ادعیہ ۳ر
- جبیہ ۳ر
- اسلام اور دیگر مذاہب ۱۰ر
- اعجاز القرآن ۱۰ر
- ارتقائے نسل انسانی ۴ر

عہ کی کتب مفت روانہ کی جائیگی

(۵)

حمائل شریف مترجم اردو سفید کاغذ اس کا ترجمہ بین السطور اور حاشیہ پر مختصر تفسیری نوٹ درج کئے ہیں۔

سیرت خیر البشر۔ سوانح حضرت رسول کریم صلعم جس میں ہر قسم کے اعتراضات کو رفع کیا گیا ہے۔ بے جلد

مقام حدیث۔ اہل قرآن کا مدلل جواب۔

اس سٹ کے خریدار کو

- نکات القرآن ۲ر
- اسلامی عقائد ۱۰ر

۱۲ر کی کتب مفت روانہ کی جائینگی۔

(۷)

- اردو کا قاعدہ۔
- اردو کی پہلی کتاب۔
- ” ” دوسری کتاب۔
- ” تیسری کتاب۔

یہ بچوں کیلئے نہایت مفید کتابیں ہیں ضرور پڑھائے

- تفسیر بیان القرآن پارہ اول
- تربیت اولاد۔
- رسالہ نماز۔ نماز کی حقیقت و فلاسفی بیان کی گئی ہے
- حمائل شریف مطبوعہ جرمنی۔ بے نظیر لکھائی چھپائی ہے

اس سٹ کے خریدار کو

- ادعیہ ۳ر
- جبیہ ۳ر
- رباعیات حامد ار

۷ر کی کتب مفت روانہ کی جائینگی۔

(۴)

حمائل شریف مطبوعہ جرمنی۔ نہایت بے نظیر حمائل ہے جرمنی میں خاص اہتمام سے طبع کرائی گئی ہے۔ کاغذ لکھائی چھپائی اعلیٰ جلد نہایت خوبصورت اور عمدہ

سیرت خیر البشر (منظور شدہ ٹکسٹ بک کمپنی پنجاب) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن سے لے کر اخیر عمر تک کے حالات درج ہیں۔ جس میں ہر قسم کے اعتراضات کو رفع کیا گیا ہے۔ یہ کتاب بہت پسند کی گئی ہے

جمع قرآن۔ قرآن کریم کی جمع و ترتیب کے متعلق تمام تاریخی واقعات کو نہایت تحقیقات سے لکھا گیا ہے

اس سٹ کے خریدار کو

- نکات القرآن حصہ سوم و چہارم ۲ر
- ادعیہ ۳ر
- اسلام اور دیگر مذاہب ۱۰ر
- المنطق ۰۳ر

عہ کی کتب مفت روانہ کی جائیگی

(۶)

حمائل شریف مترجم حنائی کاغذ اس کا ترجمہ بین السطور اور حاشیہ پر مختصر تفسیری نوٹ درج کئے ہیں

- رسالہ نماز۔ نماز کی حقیقت و فلاسفی بیان کی گئی ہے
- رسالہ روزہ۔ روزہ ” ” ”
- ” حج۔ حج ” ” ”
- ” زکوۃ۔ زکوۃ ” ” ”
- تربیت اولاد۔ اولاد کی تربیت کے طریق بتائے گئے ہیں۔
- جامع الدعوات۔ قرآن و حدیث کی دعائیں مع ترجمہ اردو

اس سٹ کے خریدار کو

- اعجاز القرآن ۱۰ر
- ادعیہ ۳ر
- جبیہ ۳ر
- ارتقائے نسل انسانی ۴ر
- رباعیات حامد ار
- المنطق ۰۳ر

عہ روپیہ کی کتب مفت روانہ کی جائیگی

(۸)

- تفسیر بیان القرآن پارہ اول
- ” ” سوم تا ہفتم
- مترجم صحیح بخاری پارہ اول
- ” ” ” دوئم
- ” ” ” سوئم
- ” ” ” چہارم
- ” ” ” پنجم
- ” ” ” ششم
- ” ” ” ہفتم
- ” ” ” ہشتم

اس سٹ کے خریدار کو

- نکات القرآن حصہ سوم و چہارم ۲
- اسلامی عقائد ۱۰ر
- اسلام اور دیگر مذاہب ۱۰ر
- القول المبین ۰۲ر

ضروری نوٹ: (۱) سٹوں کے علاوہ متفرق کتب کے خریدار کو ہر ایک روپیہ کی کتب پر ۴ر کی کتب مفت دی جاوینگی۔

(۲) مفت کتب کے ختم ہونے پر ہم مہیا کرنے کے ذمہ دار نہ ہونگے۔

(۳) تمام درخواستیں ۳۱ اگست ۱۹۳۶ء تک ڈاکخانہ میں ڈال دینی چاہئیں۔ وہ فرمائشیں جن پر یکم ستمبر ۱۹۳۶ء کی مہر ڈاکخانہ ثبت ہوگی۔ اس رعایت کے ماتحت نہ آسکے گی۔ فرمائش کی تعمیل صرف قیمت طلب پارسل مانگنے پر یا پیشگی روپیہ بھیجنے پر ہوگی۔ فرمائش کے ہمراہ اس ہدایت کا آنا ضروری ہے۔ کہ کتب بذریعہ ریل بھیجی جائیں۔ یا ڈاکخانہ محصول و دیگر مصارف ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوں گے۔ قرض اور اقساط پر دینے کا طریق نہیں۔ بذریعہ ریل کتب منگوانے کیلئے قیمت کا کچھ حصہ پیشگی ارسال فرما دیں۔

منیجر دار الکتب اسلامیہ۔ احمدیہ بلڈنگس لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شملہ ۱۲ جولائی۔ ۱۴ جولائی کی شام کو شملہ میں گورنر پنجاب کی زیر صدارت آنریبل میاں سر فضل حسین صاحب کی یاد میں ایک جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں ہز ایکسی لینسی گورنر پنجاب۔ آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب۔ سر جوگندر سنگھ۔ سر گوکل چند نارنگ اور دوسرے اکابر تقریریں کریں گے۔

بمبئی ۱۲ جولائی۔ چھ سال کی تحقیق و تفحص کے بعد کرنل ایس ایس سوکھے آئی ایم ایس ڈائرکٹر ہیفکن انسٹی ٹیوٹ بمبئی نے طاعون کے علاج کے لئے ایک نئی دوائی دریافت کی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ دوائی طاعون کے علاج میں ایک انقلاب پیدا کر دے گی۔

پورٹ ولیم ۱۲ جولائی۔ خشک سالی کینیڈا کے اکثر علاقوں کی فصل گندم کی تباہی کا پیش خیمہ ثابت ہو رہی ہے۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ گزشتہ سال کی نسبت گندم کی مقدار اس سال بہت کم ہو جائے گی۔

پٹنہ ۱۲ جولائی۔ محکمہ حفظان صحت کی رپورٹ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اضلاع سارن اور چمپارن میں اب تک طاعون کے اثرات باقی ہیں۔ چنانچہ ہفتہ مختتمہ ۲۰ جون میں ان اضلاع میں پانچ اور کیس ہوئے۔ ہیضہ اور چیچک سے بھی اس ہفتہ میں علی الترتیب ۴۷ اور ۱۸ اور ۱۲ اشخاص جاں بحق ہو گئے۔

بمبئی ۱۲ جولائی۔ ماؤنٹ ایورسٹ کی مہم کے ارکان کل بذریعہ جہاز عازم انگلستان ہو گئے۔ معلوم ہوا ہے آئندہ دو تین سال کے عرصہ میں ایورسٹ پر چڑھنے کی ایک اور کوشش کی جائے گی۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ موجودہ مہم پر ۹ ہزار پونڈ خرچ آئے ہیں۔

شملہ ۱۲ جولائی۔ کونسل اوف ریلوے مینز فیڈریشن نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر چار ہزار ریلوے ملازمین کی مجوزہ برطرفی کے خلاف اس کے مطالبات منظور نہ کئے گئے تو ایک عام ہڑتال کی جائے گی۔ تمام ریلوے یونینوں کو مطلع کیا گیا ہے کہ وہ ابھی سے رضا کاروں کی تنظیم شروع کر دیں۔ ریلوے ملازمین کا سمجھدار طبقہ ہڑتال کے خلاف ہے اور وہ آئینی طور پر جدوجہد کا خواہاں ہے۔

بمبئی ۱۲ جولائی۔ مسز سروجنی نیڈو نے میاں سر فضل حسین کی وفات کے متعلق کہا مرحوم کا زاویہ نظر مجسم فوق العادت انسانی جذبات سے معمور تھا۔ آپ کا اخلاص۔ آپ کی دور اندیشی اور فعالیت بے نظیر تھی۔ وہ نہایت وطن پرست اور ملت کے بڑے بڑے لیڈروں میں سے تھے۔ وہ ہندوستان کے محب تھے۔ اگر وہ کچھ عرصہ اور زندہ رہتے یقیناً پنجاب کی فرقہ وارانہ گتھی کو سلجھانے میں کامیاب ہو جاتے۔ ایسے خطرناک موقع پر آپ کی وفات ایک بہت بڑا حادثہ ہے۔ جس کی تلافی مشکل ہے۔

لنڈن ۱۲ جولائی۔ ملک معظم نے اس آرڈر ان کونسل کو منظور کر لیا ہے۔ جس میں تعزیری پابندیوں کو اٹھانے کا اعلان کیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۲ جولائی۔ فلسطین کے عربوں نے عرب اکابر کی اس یادداشت پر جو ہائی کمشنر فلسطین کو بھیجی گئی ہے۔ پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھا۔ اور ان کو برطانیہ کے اس اعلان پر بھی اعتماد نہیں کہ وہ ان کے مطالبات پر غور کرنے کے لئے ایک رائل کمیشن مقرر کرے گی۔

ناگپور ۱۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ سی پی کونسل کے آئندہ اجلاس میں ہوم ممبر ایک ایسا بل پیش کریں گے۔ جس کے ذریعہ مقروضین کو ساہوکاروں کی ناجائز دھمکیوں سے محفوظ رکھا جا سکے۔ یہ بل بشرط منظوری مقروضین کے کاروبار میں ساہوکاروں کی بے جا مداخلت کو مستوجب سزا قرار دیگا جو ساہوکار قرضداروں کے پیچھے پیچھے چلیگا یا قرضدار کے گھر۔ کام کی جگہ کے نزدیک تہدید آمیز رویہ سے ادھر ادھر پھرے گا۔ وہ سزا کا سزاوار ہوگا۔ اس بل کے پیش کرنے کی اصلی غرض و غایت یہ ہے کہ ان ساہوکاروں کے ناجائز اقدامات کا سد باب کیا جائے جو قانونی سلوک کو پس پشت ڈال کر تشدد یا ناجائز اقدامات پر تل جاتے ہیں۔

پیرس ۱۲ جولائی۔ حزب الاختلاف نے حکومت پر یہ الزام عائد کیا تھا۔ کہ حکومت فرانس نے روس کو طیارہ سے گولہ باری کرنے والی ایک جدید طرز کی مشین گن کا خفیہ نقشہ سوویٹ روس کو دیدیا ہے۔ چنانچہ حکومت فرانس کا یہ اقدام ملک سے غداری کے مترادف ہے۔ لیکن ایوان کے اجلاس میں ۳۷۸ اور ۱۰ ووٹوں کے تناسب سے حکومت پر کامل اعتماد کا ریزولیوشن منظور ہو گیا۔ متذکرہ صدر گن ایک منٹ میں ۸۰۰ فیر کر سکتی ہے۔ یہ سوئیٹزرلینڈ کی ایک پرائیویٹ فرم نے ایجاد کی ہے۔ اور ابھی صرف چھ گنیں تیار ہوئی ہیں۔

وائنا ۱۲ جولائی۔ جرمنی اور آسٹریا کے درمیان معاہدہ ہو گیا ہے۔ چنانچہ ہر دو ممالک میں آج اس کا اعلان کیا گیا۔ اس کی شرائط یہ ہیں۔ کہ جرمنی آسٹریا کی شخصی حکومت تسلیم کرتا ہے۔ جرمنی اور آسٹریا ایک دوسرے کے اندرونی معاملات میں ہرگز مداخلت نہ کریں گے۔ آسٹریا کی حکمت عملی بالکل جرمن حکمت عملی کے مترادف ہوگی۔ معاہدہ کی تکمیل و تعمیل کے لئے دونوں ممالک ہر ممکن کوشش کرتے رہیں گے۔

انٹاریو (امریکہ) ۱۲ جولائی۔ صوبہ انٹاریو میں کل تک شدت گرمی سے ستاون اموات واقع ہو چکی ہیں۔ اس وقت تک سارے ملک میں پانچ سو نفوس گرمی کی وجہ سے ہلاک ہو چکے ہیں۔

لنڈن ۱۲ جولائی۔ حبشہ میں جرنیل گرزیانی نے حکم جاری کیا ہے کہ اطالیہ کے سوا کوئی بھی وائرلیس استعمال نہیں کر سکتا۔ البتہ سفارت خانے والوں کو اس کی پیغامات وصول کرنے کی اجازت ہے۔ لیکن پندرہ روز کے لئے ان پر بھی پیغامات باہر بھیجنے کی بندش کر دی ہے۔ حکومت برطانیہ اس سلسلہ میں امریکہ فرانس اور جرمنی سے خط و کتابت کر رہی ہے۔

لاہور ۱۲ جولائی۔ یونینسٹ پارٹی کے ایک اجلاس میں میاں سر فضل حسین صاحب مرحوم کی وفات کے بعد چوہدری چھوٹو رام کا صدر منتخب کر لیا گیا۔

ٹوکیو ۱۲ جولائی۔ جاپان کی فوجی بغاوت کے سلسلہ میں جو اشخاص مقدمہ میں ماخوذ تھے۔ آج ان میں سے ۱۵ جاپانیوں کو سزائے موت کا حکم دیا گیا۔ انہیں ایک ایک گھنٹہ کے وقفہ کے بعد گولیوں سے اڑا دیا گیا۔

پیرس ۱۲ جولائی۔ آسٹریا اور جرمنی کے مابین دوستی کے معاہدہ کی کامیابی نے فرانس کے سیاسی حلقوں کو مبتلائے حیرت کر دیا ہے۔ ابھی تک سرکاری حلقوں کے لبوں پر مہر سکوت لگی ہوئی ہے۔ خیال کیا جاتا تھا کہ جرمنی کا دوسرا اقدام یہ ہوگا کہ وہ مسئلہ ڈنزگ یا مسئلہ نوآبادیات کی طرف توجہ منعطف کرے گا۔

لاہور ۱۲ جولائی۔ کل آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب آنریبل میاں سر فضل حسین صاحب مرحوم کی وفات پر اظہار تعزیت اور اس صدمہ جانکاہ میں آپ کے خاندان سے اظہار ہمدردی کی غرض سے لاہور تشریف لائے۔ اور آج لاہور سے ڈاک ایکسپریس سے واپس عازم شملہ ہو گئے۔

لنڈن ۱۲ جولائی۔ پنجشنبہ کو لنڈن میں شدید بارش کی وجہ سے کئی حصوں میں سیلاب آ گیا۔ دارالعوام کی عمارت کے نچلے حصہ میں بھی پانی گھس آیا۔

الہ آباد ۱۲ جولائی۔ صدر فلسطین کمیٹی الہ آباد نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۱۸ اور ۱۹ جولائی کو الہ آباد میں آل انڈیا فلسطین کانفرنس منعقد ہوگی۔

لنڈن ۱۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کے محکمہ بحر نے ۳۵ ہزار ٹن کے دو نئے جنگی جہازوں پر چودہ چودہ انچ دہانہ والی توپیں لگا دی ہیں۔ امریکہ کے جنگی جہازوں پر سولہ انچ دہانہ والی توپیں لگائی جا رہی ہیں۔

پیرس ۱۲ جولائی۔ حکومت فرانس نے اطالیہ اور برطانیہ کو نوٹس دیدیا ہے۔ کہ اس وقت چونکہ جنیوا میں اطالیہ کے خلاف تعزیرات کی تنسیخ کا فیصلہ صادر کر دیا گیا ہے اس لئے فرانس اب بحیرہ روم میں باہمی امداد کی پابندیوں سے اپنے کو بالکل آزاد تصور کرتا ہے۔

بمبئی ۱۲ جولائی۔ ہفتہ مختتمہ شنبہ میں ہندوستان سے ایک کروڑ ۴۲ لاکھ ۷ ہزار ۴۱۲ روپیہ مالیت کا سونا یورپ اور امریکہ بھیجا گیا۔ جب سے برطانیہ نے طلائی معیار ترک کیا ہے۔ اس وقت سے ۲ ارب ۷۶ کروڑ ۱۷ لاکھ

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور دفتر قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی